

بزمِ جاشارانِ مصطفیٰ ﷺ

مولانا عبدالرزاق ظہیر
(مدرس جامعہ سلفیہ)

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنہم

ورضوا عنه واعدلہم جنت تجری تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدًا ذلک الفوز العظیم (التوبہ)

اور سبقت کرنے والے، پہلے ہجرت کر نیوالے اور مدد کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کی نیکی کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور تیار کئے ان کیلئے باغات جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ عظیم کامیابی ہے۔

اللہ رب العزت نے جب سے انسانیت کو وجود بخشا اسی وقت سے اس کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے انبیاء و رسل کا سلسلہ شروع فرمایا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر اسی حکمت کے تحت اس دنیا میں تشریف لائے۔ اور سب کے آخر پر خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ کی شریعت کو باقی انبیاء کی شریعتوں کے برعکس قیامت تک جاری و ساری رکھنا تھا۔ اس لئے آپ کی شریعت کو باقی رکھنے کیلئے کچھ اس طرح کے انتظامات کئے گئے جو باقی پیغمبروں کی شریعتوں کیلئے نہیں کئے گئے۔

رحمت کائنات کے قلب اطہر پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اٹھائی اور فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون۔

کہ بیشک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جب کہ قرآن حکیم سے قبل کسی آسمانی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے نہیں لی۔ پھر

رسول عربی ﷺ کو ملازمہ اور ساتھی ایسے تابع فرماں اور اسے شریعت کے شہدائی اور تن من دھن دین پہ قربان کرنے والے میسر نہ کیے کہ کسی ساہقہ نبی کو بھی اس طرح کے اصحاب میسر نہیں آئے۔ اور پھر آپ کے صحابہ کو رب العالمین نے وہ مقام دیا جو کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔ کہ ہم دن رات اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہم پر کسی طرح راضی ہو جائے اس لئے کہ درضوان من اللہ اکبر۔ اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اصحاب پیغمبر کو دنیا کے اندر ہی اپنی رضا کا سرعہ تکمیل دے دیا۔ اور یہی پس نہیں بلکہ فرمایا جو صحابہ کرام کے نقل قدم پر چلے گامیں اسے بھی اپنی رضا کا سزاوار ٹھہراؤں گا۔

پھر لسان نبوت سے بھی اعلان ہوا جس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے۔ وما یطلق عن الہوای
ان هو الاوحی یوحی O (الہم)

اور نہیں وہ نبی اکرم بولتا اپنی مرضی سے نہیں ہوتی وہ مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا:

لا تمس العار مسلما رانی او رای من رانی (جامع ترمذی مع شرح الاحادی۔ جلد ۳ ص ۳۵۸ کتاب المناقب باب ما یطلق عن الہوای)

کہ جس آدمی نے اسلام کی حالت میں مجھ کو دکھ لیا یا مجھے دیکھنے والے صحابہ کو دکھ لیا اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔ (جہنم میں نہیں جائے گا)

بد قسمت اور بد بخت ہیں وہ لوگ جو صحابہ کرام پر تمہرا کرتے ہیں ان کو برا کہتے ہیں ان پر ارتداد کے لٹوے لگاتے ہیں ہمارا یقین ہے جس کو نبی نے ایک دفعہ جنت کی بشارت دے دی پوری کائنات مل کر بھی اس کی شان کو پست نہیں کر سکتی۔ اور صحابہ کرام کے آپس کے تعلق کو قرآن نے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اشداء علی الکفار رحماء بینہم (انجرات)

ہو حلقہ یارماں تو برہم کی طرح نرم

رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اور شیعہ مٹ رہے تھے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے قیدیوں کو بدر کے متعلق فرمایا کہ جو جس کا رشتہ دار ہے اس کو اس کا رشتہ دار قتل کرے۔ دیکھئے ایسے کچھ ایمان والوں کو اشداء علی الکفار کہتے ہیں کہ خدا کی محبت میں اپنے رشتہ و قرابت کا بھی لحاظ نہ تھا۔ (تفسیر مجمع البیان۔ تفسیر مجمع الاسماء و القین) اور لعلہ رضی اللہ عنہ العومنین۔ کی تفسیر میں علامہ فیض اللہ حسن کا شانی۔ لکھا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ان مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کیونکہ حق تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے۔

اس سے بڑھ کر ان کی شان کیا ہو سکتی ہے؟ کہ ان کے ایمان کو ہمارے ایمان کیلئے کسوٹی اور معیار قرار دیا گیا ہے۔ قولہ تعالیٰ فان آمنوا ببطل ما آمنتم بہ فقد احدثوا۔ (البقرہ) پس اگر وہ اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے تو تحقیق وہ راہ پا گئے۔

لیکن انہوں نے صدمہ محسوس اور حیرت در حیرت کہ جن کا ایمان ہمارے لئے کسوٹی ہے ہم اپنی محافل ماتم اور مجالس عزاکے اندر ان کے ایمان کی ٹلی کرتے ہیں۔ ان پر کچھا اچھالتے ہیں لیکن کبھی ہم نے غور بھی کیا ہے کہ اگر ان کا وجود نہ ہوتا تو نہ جانے ہم آج مسلمان بھی ہوتے کہ نہ ہوتے۔ ہماری حالت یہ ہے کہ بتی ہوئی دو پہر میں جس درخت کے سائے میں ہم راحت کیلئے بیٹھتے ہیں اسی درخت کو کانٹے کیلئے ہلکان ہو رہے ہیں لیکن اس طرح کیا ان کی شان میں کوئی فرق آ جائے گا کیا چاند پر قہو کئے سے چاند نکلا ہو جاتا ہے۔

هواء الکلب لا یطهر البدر
کتنے کا بھونکنا چاند کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم اطلق مثل احد ذهباً ما یبلغ مد احدہم ولا نصیبہ (المناجی کتاب التائب جلد اول ص ۵۷)
میرے صحابہ کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی نصف مد کو پہنچ سکتا ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ایک دفعہ آپ اُحد پہاڑ پر چڑھے ومعہ ابوبکر و عمر و عثمان، فرجعت فقال اُسکن احد

اظنہ ضربہ برجله فلیس علیک الانبی و صدیق و شہیدان (الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول ص ۵۲۳)

اور ابوبکر و عثمان بھی آپ کے ساتھ تھے تو اس پہاڑ نے حرکت کی تو آپ نے فرمایا ”اُحد“ ٹھہر جا (راوی کا خیال ہے کہ آپ نے اس کو پاؤں سے ٹھوک ماری) پس نہیں ہے تجھ پر مگر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھنے والے نے پوچھا ای الناس احب الیک؟ قال عائشہ کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے فرمایا عائشہ اس نے کہا من الرجال مردوں میں سے کون ہے تو آپ نے فرمایا ابوہاء عائشہ صدیقہ کا باپ ابوبکر صدیق ہے۔ (الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول ص ۵۱۷)

ایک دفعہ آپ جنت کے دروازوں کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکر نے سوال کیا ھل یدعی ینھا کلھا احد یا رسول اللہ فقال نعم وارجو ان تكون منھم یا ابا بکر (الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول ص ۵۱۷)

کیا کسی کو جنت کے تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا تو آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ اے ابوبکر تو ان میں سے ہے۔

اور فاروق اعظم وہ ہیں جن کا تذکرہ ماینطق عن الھوی کی زبان سے اس طرح ہوا۔ والذی نفسی بیدہ ما لیک الشیطان سالکا فجاء الاسلک فجاء غیر فجک (الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول ص ۵۲۰)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر شیطان کا کہیں راستے میں تم سے آمنا سامنا ہو جائے تو وہ رستہ تبدیل کر لیتا ہے۔

جامع ترمذی کی ایک روایت میں آپ نے فرمایا کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب اگر میرے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش ہوتی تو عمر بن خطابؓ نبی ہوتے۔

آج حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل کا نام لیکر خلفاء ثلاثہ پر طعن و تشنیع کے نشتر چھوڑنے والو اگر قرآن وحدیث پر تم کو یقین نہیں آیا تو اپنے آئمہ اور خاص کر امام معصوم حضرت علیؓ کی زبان سے سن لو۔

انہی کی محفل سنوارتا ہوں
چراغ میرا ہے رات ان کی
انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زبان میری ہے بات ان کی
حضرت علیؑ کا فرمان ہے:

فرمایا بیشک ابو بکر چار باتوں کی طرف سبقت لے گئے جو مجھے حاصل نہیں انہوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکار کیا، مجھ سے پہلے ہجرت کی، نبی کے یار غار ہوئے نماز قائم کی جب کہ میں گھروں میں تھا وہ اپنا اسلام ظاہر کر رہے تھے اور میں چھپاتا تھا۔ (فیض الاسلام "علی المرتضیٰ نبی" ۱۹۵، بحوالہ مقام صحابہ ص ۳۶)

نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے
وہ اپنی خوبی قسمت پر کیوں نہ ناز کرے

تمہارے امام جعفر صادقؑ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ دونوں (ابو بکر و عمر) عادل اور منصف تھے۔ حق پر ہی زندگی گزاری اور حق ہی پر دنیا سے تشریف لے گئے قیامت والے دن دونوں پر رحمت ہو۔ (ترجمہ خاقانی ص ۱۶)

آج تم اپنی ماتم کی محفلوں کے اندر ابو بکر و عمر عثمانؓ کو برا کہتے ہو کہ انہوں نے حضرت علیؑ سے خلافت چھین لی تھی ذرا جس سے چھینی ہے اس سے تو پوچھ کر دیکھو۔

اپنے مفسرین سے پوچھو کہ نبی اکرمؐ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہؓ ایک دن غمگین بیٹھی تھیں نبی علیہ السلام نے ان کو غمگین دیکھ کر فرمایا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں کہ میرے مرنے کے بعد میرے جانشین ابو بکر ہوں گے ان کے بعد تمہارے باپ عمران کے جانشین ہوں گے۔ یہ سن کر حضرت حفصہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا مجھے میرے اللہ علیہ السلام نے بتایا ہے۔ (تفسیر فی ص ۳۵۴، تفسیر بانی ص ۵۳۳، تفسیر مجمع البیان ص ۳۱۴)

لیکن تم نے

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا صن کرشمہ ساز کرے

پوچھو اپنے عالی شیعہ مؤرخ ابن جریر طبری سے حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ علی اپنے گھر میں تھے کسی نے آ کر کہا کہ ابو بکر بیعت کیلئے مسجد میں بیٹھ گئے ہیں وہ فوراً محض قمیض پہنے بغیر چادر اور ازار کے اس خوف سے کہ ان کو بیعت کرنے میں دیر نہ ہو جائے گھر سے مسجد آئے۔ اور پھر ابو بکر کے پاس بیٹھ گئے اور اب کسی کو بھیج کر انہوں نے گھر سے کپڑے منگوائے اور وہی بیٹھے رہے۔ (طبری جلد اول حصہ سوم ص ۵۹۱ طبع دکن)

آج اس فاروق اعظم پر کچھ اچھا لیتے ہو اگر وہ ایران کو فتح نہ کرتے تو مجوس کو روشنی اسلام نصیب نہ ہوتی۔ آج فاروق کو گالیاں دینے والے بازاری قسم کے شہدے آج بھی کسی دہقان کے کتوں کی رکھوالی پر مامور ہوتے شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

اگر معاذ اللہ تمہارے بقول عمر طاغوت تھا (مقبول قرآن امامیہ ص ۵۵۱) شیطان تھا تو تمہارے امام معصوم حضرت علی پر یہ فرض تھا کہ مرجاتے ان کو لڑکی کا رشتہ نہ دیتے۔ ایک طرف تکفیر کے فتوے لگائے اور دوسری طرف کہتے ہو کہ حضرت علی نے ان کو لڑکی دی تھی کیا کبھی کسی نے دشمن کو بھی لڑکی کا رشتہ دیا ہے۔ تم جیسے دو ٹکے کے آدمی سے کوئی ایک انچ زمین نہیں چھین سکتا۔ کیا حضرت علی اتنے کمزور تھے کہ ان سے کوئی لڑکی چھین کر لے گیا۔

اسی لئے کہنے والے نے کہا ہے ”کسی مقدس انقلابی تحریک کی صورت اس طرح نہیں بگاڑی گئی جس طرح شیعہ نے حسین کی تحریک کا حلیہ محبت حسین کے ذریعے بگاڑا ہے“۔ (املاح شیعہ ص ۱۸۳)

اب حضرت عمر کی خلافت کے متعلق حضرت علی کا فرمان بھی سن لو نوح البلاغہ کا مصنف لکھتا ہے پھر جب ابو بکر کا وقت آخر آیا تو انہوں نے عمر کو بلایا اور خلافت ان کے سپرد کی ہم نے ان کی بات مانی اطاعت کی بیعت سے انکار نہ کیا اور خیر خواہی کے وظیرے پر قائم رہے عمر کی سیرت بھی پسندیدہ تھی اور وہ عمر پھر اقبال مندر ہے۔ (نوح البلاغہ ترجمہ بحسب احمد جعفری اقتباس از خط ۸۸۵۲۸۸)

اور ”من لایحضرہ الفقیمیہ“ کے باب الاذان میں لکھا ہے کہ جواز ان میں علیؑ کو ولی اللہ اور

وہی رسول اللہ اور خلیفہ بلا فصل ہونے کا اعلان کرتے ہیں ان کے یہ الفاظ جزو ایمان نہیں جو انہیں جزو ایمان سمجھ کر کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ آج اس عثمان پر کیچڑا چھالتے ہو جس کے متعلق نبی نے فرمایا لا استحیٰ من رجل تستحییٰ منه الملائکۃ

میں اس آدمی سے حیا کیوں نہ کروں جس سے آسمانوں کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں لیکن یہ بے حیا لوگ یہود کے چچے اور اسلام کے دشمن جس طرح کہ الفاظ ان کے متعلق کہتے ہیں ان کو نوک قلم پر لانا ممکن نہیں۔ ان کی شان پوچھنی ہو تو حضرت علیؓ سے پوچھو کہ سہائیوں نے ان کو بھیجا کہ حضرت عثمانؓ کو جا کر سمجھاؤ۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ میں تم کو کیا سمجھاؤں انک لتعلم ما نعلم جو ہم جانتے ہیں آپ ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔

آپ ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں بھر کہا ابو بکر و عمر بھی نبی اکرمؐ کی صحبت میں بیٹھے لیکن ایک شرف تجھ کو حاصل ہوا جو ان کو حاصل نہ ہوا انک من صہرہ مالم یغلا۔ تم کو نبی نے دو بیٹیاں دیں کائنات میں کسی اور کو دو نہیں دیں (بخاری ج ۲ ص ۲۳۳)

میری بیعت بھی ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابو بکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم کی بیعت کی تھی۔ اور اسی شرط پر جس شرط پر ان کی بیعت کی تھی۔

اپنے بیٹے حسن کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت علیؓ نے فرمایا فقد نظرت فی اعمالہم وفکرت فی اخبارہم وسرت فی اثارہم حتی عدت کاحدہم (بخاری جلد دوم)

تحقیق میں نے ان کے اعمال کو دیکھا ان کی خبروں میں غور و فکر کیا اور ان کے نقش قدم پہ چلائی کہ میں بھی ان جیسا خلیفہ ہوا۔

اے چشم انگبار ذرا دیکھ تو سہی

یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

خلفاء ثلاثہ کو برا کہنے والا حضرت علیؓ کے اس فرمان کو بار بار پڑھو کہ میں ان کے نقش قدم پر چلا شاید کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت کی راہ پہ گامزن کر دے۔

اگر یہ لوگ حق پر نہ تھے ان کی خلافت صحیح نہ تھی تو حضرت علی ان کے نقش قدم پر کیوں چلے آج کوئی معمولی آدمی اپنے دشمن کو دیکھ کر رستہ تبدیل کر لیتا ہے حضرت علی ان کے فوت ہو جانے کے بعد بھی ان کے نقش قدم پر کیوں چلے؟

جب کہ شیعہ تو حضرت علی کا یہ فرمان بھی نقل کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر ساتوں جہاں اور جو ان کے آسمانوں کے نیچے ہے مجھے اس خاطر دیئے جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے میں ایک چیونٹی کے منہ سے جو کا دانہ چھین لوں تو ہرگز ایسا نہ کروں گا تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک اس پتے سے بھی کم تر جو ایک مٹی کے منہ میں ہوا اور وہ اسے چبا رہی ہو۔ (بخاری ص ۲۱۸)

اگر خلفاء ثلاثہ کی خلافت درست نہ تھی تو یہ کبھی ہو سکتا ہی نہیں تھا کہ حضرت علی جیسا آدمی ان کی اطاعت کرتا اور ان کے نقش قدم پر چلتا۔

حقیقی بات یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کا آپس کے اندر کوئی بغض نہیں تھا۔ وہ تو ایک دوسرے کیلئے محبت و خلوص کے پیکر تھے کہ:

ہیں کہ نہیں ایک ہی مشعل کی
بوکر و عمر عثمان و علی
بامرتبہ ہیں یاران نبی
ہے فرق مراتب ان چاروں میں

کسی صحابی کو برا کہنے والے کے عذاب کے متعلق تفسیر حسن عسکری کا معنف لکھتا ہے جو شخص آل محمد یا صحابہ اکرام یا ان کے کسی فرد سے بغض رکھتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ اتنا سخت عذاب دیں گے کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب ہی کو ہلاک کر ڈالے۔ (تفسیر حسن عسکری ص ۱۹۶)

ہمارے نزدیک تمام صحابہ محترم و مکرم ہیں ہماری آنکھوں کے تارے ہیں رب کے پیارے ہیں دین کے پھیلانے والے ہیں جنت پانے والے ہیں لوگوں کو صراط مستقیم دکھانے والے ہیں جو ان میں سے کسی ایک کو برا کہتا ہے اس کا ایمان سلامت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرام سے محبت کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ النیب